روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 29/اگست 2012ء 10شوال 1433 ہجری 29ظہور 1391ہش جلد 62-97 نمبر 200

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارے سید ومولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول وفعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں حرکات میں سکنات میں اقوال میں افعال میں روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5ص 116)

جس کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ حکمت سے مراد علم عظمت ذات وصفات باری ہے۔ اور خیر کثیر سے مراد اسلام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) یعنے اے میرے رب تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت، شیون اور صفات کا علم کامل بخش۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ و بذلک امرت (۔) ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اعلم ہیں یعنے علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں۔ اور آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادت علم کی طرف اس دوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے (۔) یعنے خدا تعالیٰ نے تجھ کو وہ علوم عطا کئے جو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا اور فضل الٰہی سے فیضان الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہوا یعنے تو معارف الٰہیہ اور اسرار اور علوم ربانی میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطر کیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5ص 186)

فیض رسانی میں بے مثال

حضرت مولانا رومؒ (متوفّٰی 672ھ) کا مشہور شعر ہے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنی میں خاتم النبیّین ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو کیا تم نہیں کہتے کہ تجھ پر کاریگری ختم ہوگئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔ یارسول اللہ آپ ہر قسم کے ختموں کو کھولنے کی وجہ سے خاتم ہیں اور روح بخشنے والوں میں آپ خاتم ہیں۔ الغرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ (روحانی ترقیات کے) سب دروازے کھلے ہی کھلے ہیں کوئی بھی بند نہیں۔

(الہام منظوم ترجمہ اردو مثنوی مولانا روم دفتر ششم صفحہ 19 از سید عاشق حسین سیماب اکبرآبادی ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز)

افیون قویٰ کو نابود کردیتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آگئی ہے۔ وہ موافق نہیں آتی۔ دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کر دیتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 321)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

مکرم سید نادر سیدین صاحب صدر مارشل آرٹ مجلس صحت پاکستان نے تائیکوانڈو بلیک بیلٹ 4th ڈان ورلڈ فیڈریشن (WTF) کوریا اور یونیورسل تائیکو انڈو فیڈریشن (UTF) امریکہ سے ماسٹر ڈگری حاصل کی تھی اور پھر 2002ء میں ورلڈ مارشل آرٹ فیڈریشن کے تحت On line، 5th ڈان بلیک بیلٹ کے ٹیسٹ میں شامل ہوئے۔ پاکستان کے 18 بلیک بیلٹ ہولڈر اس ٹیسٹ میں شامل ہوئے۔ یہ ٹیسٹ 7 مختلف ورلڈ مارشل آرٹ کی فیڈریشنز کے تحت شروع کیا گیا تھا۔ اس ٹیسٹ میں 18 میں سے 3 بلیک بیلٹ ہولڈر کامیاب ہوئے جن میں مکرم سید نادر سیدین صاحب بھی شامل تھے۔ اس کامیابی پر ورلڈ مارشل آرٹ فیڈریشن امریکہ (WMAF) نے ان کو پاکستان میں اپنی فیڈریشن کا ڈائریکٹر اور ٹیکنیکل ایڈوائزر مقرر کیا ہے اور پاکستان میں ان کی فیڈریشن کو چلانے کے تمام اختیارات بھی دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

یہ تین دن بھی عجب رحمتوں کے دن ہوں گے

جلسہ سالانہ برطانیہ سے بھرپور استفادہ کرنے کیلئے چند مشورے

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان

دنیا بھر میں تعلیمی و تربیتی ترقی کے لئے جہاں انفرادی سطح پر کوششیں کی جاتی ہیں وہاں اجتماعی طور پر بھی مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں جن میں نماز باجماعت، نماز جمعہ، عیدین کے اجتماعات، جلسے، مختلف تربیتی کلاسز، ٹریننگ پروگرامز، ریفریشر کورسز، تعلیمی ورکشاپس اور اجلاسات وغیرہ شامل ہیں۔ افراد کی تعلیم و تربیت کیلئے ان اجتماعی پروگراموں کی اہمیت مسلمہ ہے۔ جن میں شرکت باہمی مسابقت کی روح کو اجاگر کرنے کا بھی موجب بنتی ہے۔

ہمارا جلسہ سالانہ بھی ایک ایسا ہی نہایت بابرکت اجتماعی پروگرام ہے۔ 1891ء میں مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود نے اس کے انعقاد کا سلسلہ شروع فرمایا اور ایک اشتہار میں فرمایا کہ

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دینِ حق) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

یہ للّٰہی جلسہ تربیت اور اصلاح نفس کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ باہمی تعارف اور محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ شاملین جلسہ کی دینی معلومات، ایمان یقین اور معرفت کو ترقی دینے کا ذریعہ ہے۔ اخلاقی لحاظ سے ایک عالمی معیار پیدا کرنے اور قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ دعائیں کرنے کا موقع ہے اپنی ذات کے لئے، افرادِ جماعت کے لئے، مرحومین کے لئے اپنوں کے لئے بھی اور دوسری قوموں کی ہدایت اور حقیقی فلاح کے لئے بھی اور غلبہ دین حق کے لئے بھی۔ جو لوگ بار بار امامِ وقت کی صحبت میں یا مرکز میں نہیں آسکتے ان کے لئے سال میں ایک مرتبہ یہ ایک سنہری موقع ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس جلسہ میں شمولیت ذریعہ ہے اُن دعاؤں سے حصّہ پانے کا جو حضرت اقدس مسیح موعود نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں۔ مامور من اللہ اور امام الزمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی دعوت پر امام وقت کے در پر تو حاضر ہونے سے ہی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ چنانچہ اس جلسہ کی تو برکتوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔

یہ جلسہ بین الاقوامی سطح پر بھی منعقد ہوتا ہے اور ملکی سطح پر بھی۔ جماعت کے مرد و زن، چھوٹے بڑے، سب بہت اخلاص، شوق اور محبت سے ان جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اپنے ملک کے جلسہ میں تو ہر احمدی شریک ہونا ضروری سمجھتا ہی ہے، بہت سے لوگ دوسرے ممالک کے جلسوں میں بھی شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور بین الاقوامی جلسہ میں شرکت کی خواہش تو سارا سال ہر احمدی کے دل کی تڑپ بنی رہتی ہے۔ پاکستان میں گزشتہ 28 سال سے جلسہ سالانہ کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے یو کے جلسہ کو ایک عالمی جلسہ کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی نیابت میں پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سال اس میں رونق افروز ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے تین دن کہنے کو تو صرف تین دن ہوتے ہیں لیکن مخلصین کے دلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرجاتے ہیں اور جو اِن دنوں کی برکتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ دن اُن کی زندگیوں میں ایک روحانی انقلاب برپا کردیتے ہیں۔ جلسہ میں بیان فرمودہ حقائق اور معارف سے ایمان، یقین اور معرفت میں بجا طور پر ترقی ہوتی ہے۔ اور کوئی نہ کوئی ایسی بات دل میں ضرور جذب ہوجاتی ہے۔ جو رضائے الٰہی اور قُربِ الٰہی کے حصول کے لئے ایک نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ پھر دوسروں کی اچھی باتیں بھی احساسات کو جھنجھوڑنے کا باعث بن جاتی ہیں۔ پیارے امام کی نصائح، دعائیں اور ان کے ساتھ ملائکہ کی دعائیں غیر معمولی برکات اور انوار کا موجب ہوتی ہیں۔ اور اس روحانی تجربہ کی لذّت سارا سال دلوں کو گرماتی رہتی ہے۔ اور آئندہ سال جلسہ میں شرکت کی خواہش مزید بڑھنے لگتی ہے۔

تینوں دن پیارے امام اپنے خطبات سے نوازتے ہیں اور عالمی بیعت کی یادگار تقریب بھی منعقد ہوتی ہے۔ کیا ہی خوش نصیب اور خوش بخت ہیں وہ احباب و خواتین اور بچے جنہیں محض لِلّٰہ خود امامِ وقت کے قریب پہنچ کر اس جلسہ میں بنفسِ نفیس شامل ہونے کی توفیق خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں باوجود دِلی خواہش اور تڑپ کے زادِ راہ نہ ہونے، حکومتی رکاوٹوں یا دیگر ناگزیر مجبوریوں کی بناء پر جلسہ سالانہ میں خود حاضر ہونے کی استطاعت حاصل نہیں ہوتی۔ مگر ہمارے نہایت ہی پیارے رحیم و کریم خدا نے ہمیں ان مادی اسباب کی غیر موجودگی کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی برکتوں سے محروم نہیں ہونے دیا بلکہ جدید ایجادات اور مواصلاتی ذرائع کی بدولت جلسہ سالانہ کے موقع پر ہونے والی ربّانی باتوں کے سُننے اور مقامِ جلسہ کے لمحہ بہ لمحہ مناظر سے لُطف اندوز ہونے کے مواقع مہیا فرما کر ہم پر احسان عظیم کیا ہے اور یہ بھی بجا طور پر ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایم ٹی اے کی برکت سے اس جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی براہِ راست نشر ہوتی ہے۔ جو اب ہم ہر شہر، ہر محلے، ہر گلی اور قریبا ہر گھر میں دیکھ اور سُن سکتے ہیں جو ہم پر خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و کرم ہے۔

اس فضل عظیم کا شکرانہ صرف اسی صورت ادا کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم جلسہ سالانہ کے ایام میں اپنے اردگرد جلسہ جیسی فضا اور ماحول قائم کرنے کی سعی کریں اور اس روحانی مائدہ سے ہر ممکن طور پر خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی مستفید کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے کچھ اہم امور پیشِ خدمت ہیں۔ جن کی طرف خاطر خواہ توجہ اُمید ہے مفید ثابت ہوگی۔

ایام جلسہ سے قبل

1۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے ایام سے قبل جلسہ کا پروگرام اشتہار اور کتابچہ / فولڈر کی شکل میں لوگوں تک پہنچایا جاتا تھا۔ اسی طرز پر اس جلسہ کا پروگرام احباب جماعت کے گھروں میں ایام جلسہ سے قبل پہنچانا نہایت مفید ہے۔ نیز صرف یہ پروگرام پہنچانا ہی کافی نہیں بلکہ گھر گھر جا کر اس امر کی تسلّی کرنی چاہئے کہ جلسہ کے پروگرام سے فائدہ اٹھانے کی تیاری بھی شروع کردی گئی ہے یا نہیں۔

2۔ جہاں کیبل سسٹم کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھنے کی سہولت موجود ہے۔ وہاں کیبل والوں سے نشریات کے بلا تعطّل ہر گھر میں پہنچنے کی یقین دہانی قبل از جلسہ کروالینی ضروری ہے۔

اس طرح کیبل والے گھروں میں بجلی کی رو میں تعطّل کی صورت میں متبادل انتظام کے درست حالت میں ہونے کی تسلّی بھی ضروری ہے۔ کہ کنورٹر یا جنریٹر ٹھیک کام کرتا ہے۔

3۔ جن گھروں میں ڈش کی سہولت موجود ہے۔ انہیں ڈش کی سمت اور کنکشنز وغیرہ درست ہونے کا اطمینان جلسہ سے کم از کم ایک دو روز قبل ضرور کر لینا چاہئے۔ اس طرح بجلی کے متبادل انتظام کی بھی تسلّی کر لینی چاہئے۔

4۔ جن گھروں میں کیبل یا ڈش کی سہولت میسر نہیں ان کے لئے کوشش کر کے بیوت الذکر یا قریبی گھروں میں مناسب بند و بست اور حسبِ حالات سکیورٹی کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے۔ اس انتظام کے بارے میں متعلقہ احباب کو کم از کم چند روز قبل ضرور آگاہ کر کے اس موقع سے استفادہ کی تلقین کرنی مفید ہوگی۔

5۔ جلسہ کے دنوں میں ذاتی، خاندانی، سماجی دفتری یا جماعتی پروگرام حتی الوسع نہ رکھیں جائیں بلکہ اپنی معمول کی مصروفیات کو بھی اس طرح ترتیب دیا جائے کہ جلسہ کی کارروائی بہ آسانی سنی یا دیکھی جاسکے۔

6۔ گھر میں تمام افرادِ خانہ کو مناسب وقت پر اکٹھا کر کے جلسہ سالانہ کی ایمان افروز یادیں اور واقعات بیان کئے جائیں اور جلسہ کی اہمیت خصوصاً بچوں پر اچھی طرح واضح کی جائے۔ پھر جلسہ سے بھرپور استفادہ کے طریق سوچ کر ایک خوبصورت لائحہ عمل تشکیل دیا جائے جس کے مطابق جلسہ کے تین دن گزارے جائیں اور بہتر ہوگا اگر تقسیمِ کار بھی طے کر لی جائے۔

7۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر افرادِ جماعت بہت سے دیگر بھائیوں کو بھی جلسہ دکھانے کی غرض سے مرکز لایا کرتے تھے۔ ایام جلسہ سے کئی روز پہلے اپنے نہایت پیارے قابلِ اعتماد بھائیوں کو اس جلسہ کے پروگرام سے آگاہ کر کے انہیں اپنے اپنے گھروں میں یا اپنے پاس بُلا کر جلسہ کے پروگرام دکھانے کی دعوت دے سکتے ہیں۔

ایام جلسہ کے دوران

1۔ جلسہ کے تینوں دنوں کا اکثر حصہ عبادات، درود شریف، استغفار اور دیگر دعاؤں میں بسر کریں۔

2۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی کے اوقات میں کچھ کارکنان کی یہ ڈیوٹی ہوا کرتی تھی کہ احبابِ جماعت و خواتین کو جلسہ گاہ کی طرف بھجوائیں اور نمازوں کے اوقات میں ادائیگی نماز کے لئے بھی یہ ترغیب و تلقین ہوا کرتی تھی۔ اس طرز پر اس جلسہ کے دنوں میں بھی خصوصاً عہدیداران تربیت موزوں افراد کی ڈیوٹی لگا کر اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ تمام احبابِ جماعت کارروائی جلسہ سے مستفید ہو رہے ہیں یا نہیں۔ جہاں کوئی کمی ہو وہاں حکمت،

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ڈاکٹر محمود عاطف صاحب

بورکینا فاسو میں گزرے شب و روز کی یادیں

یہ ملک قدرتی مناظر سے بھرپور ہے اور جماعتی ترقی میں قدم آگے ہے

(قسط اول)

گزشتہ سال (2011ء) میں آنکھوں کے آپریشن کے ایک پراجیکٹ کے سلسلے میں مغربی افریقہ کے ملک برکینا فاسو جانے اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حوصلہ افزائی اور دعاؤں کے سایہ تلے ایک ہزار سے زائد آپریشن مکمل کر کے نیکی کی سعادت ملی۔اس پراجیکٹ کے بارے میں رپورٹ شائع ہوچکی ہے۔آج برکینا فاسو اور وہاں گزرے لمحات اور تجربات کو الفاظ کا روپ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مختصر تعارف

برکینا فاسو کے مقامی زبان میں معنی Men of Integrity ہیں یہ مغربی افریقہ کا ایک land Lock ملک ہے یعنی اس کا سمندر سے براہ راست کوئی رابطہ نہیں ہے۔اس کا رقبہ 2لاکھ 74ہزار 2سو مربع کلو میٹر ہے اور یہ چھ ممالک مالی ،نائیجر،بینن،ٹوگو،غانا اور آئیوری کوسٹ کے درمیان واقع ہے۔5اگست 1960 کو فرانسیسی تسلط سے آزاد ہوا۔ 2010ء کی Estimation کے مطابق آبادی 1 کروڑ 57لاکھ 5ہزار ہے۔مقامی طور پر متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن دو زبانیں Moore اور Dioula اہم ہیں جبکہ سرکاری زبان فرنچ ہے۔مقامی کرنسی فرانک C F A ہے۔ایک یو ایس ڈالر تقریباً 500 فرانک کے برابر ہے۔تنظیمی لحاظ سے ملک کو 13 ریجنز 45 Regions صوبوں اور 301۔Comune یا ڈیپارٹمنٹس میں تقسیم کیا گیا ہے ۔دارالحکومت کا نام واگا ڈوگو Ouagadouga ہے۔

اقتصادی حالت

اقتصادی لحاظ سے یہ ایک کمزور ملک ہے۔ 80% آبادی زراعت اور مویشیوں کی دیکھ بھال کے کام سے منسلک ہے کپاس ملک کی اہم پیداوار ہے۔جسے اس کی اہمیت کے پیش نظر ”سفید سونا“ کہا جاتا ہے۔ملک میں Mangnase ،ماربل، Limestone۔Phosphate اور سونے کے ذخائر بھی پائے جاتے ہیں۔

موسمی حالات

موسم دو حصوں میں منقسم ہے۔ایک بارشوں کا موسم ہے جس کا دورانیہ جون/جولائی سے ستمبر تک ہے جبکہ دوسرا صحرائے اعظم (Sahara) سے آنے والی گرد آلود ہواؤں Harmattan پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں موسم بھی ملک کے مختلف علاقوں میں زمینی اور جغرافیائی فرق ہونے کی وجہ سے اپنی شدت اور دورانیہ کے لحاظ سے کچھ فرق رکھتے ہیں۔بارشوں کے موسم میں تقریباً 600 سے 900 ملی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔

خاکسار مئی میں برکینا پہنچا تو محسوس ہوا کہ موسم تقریباً پاکستان جیسا ہی ہے یہ کیفیت جون تک رہی۔ جولائی میں بارشوں کا آغاز ہوا۔ آہستہ آہستہ ان میں شدت آتی گئی۔اگست میں تقریباً ہر روز بارش تھی اور وہ بھی گرج، چمک اور طوفانی ہواؤں کے ساتھ۔ عمارتوں کی چھتیں چونکہ ٹین کی تھیں اس لیے بارش کے قطروں کی اُن سے ملاقات سے پیدا ہونے والی جلترنگ بھی ایک سماں پیدا کر دیتی ہے۔زمین کی صحرائی خاصیت ہونے کی وجہ سے اس کی پیاس نہیں بجھتی جس کی وجہ سے پانی کہیں زیادہ عرصہ قیام نہیں کرتا۔اسی خاصیت کی وجہ سے ہمارے ساون جیسا حبس اور Humidity بھی نہیں ہوتی چنانچہ موسم اگست میں جو کہ برکینا سے ہماری جدائی کا موسم تھا انتہائی خوشگوار تھا۔

دسمبر جنوری ہماری طرح سردی کے مہینے کہلاتے ہیں لیکن بقول میرے بھائی حامد مقصود کے وہ بھی مقامی لوگوں کے لیے سردی کہلاتی ہے جبکہ ہم لوگ حیران ہوتے ہیں کہ صرف پنکھا بند کرنے کا نام تو سردی نہیں ہے۔مقامی لوگ گرمی کے موسم کو نسبتاً زیادہ پسند کرتے ہیں وہ بھی ہمارے ہاں کی طرح جاں بلب نہیں ہوتی۔!

بارش کا موسم پورے ملک کے لیے انتہائی اہم ہے کیونکہ زیادہ ترکھیتی باڑی کا انحصار بارش پر ہے اس دوران عام لوگوں کی اکثریت کھیتوں میں مصروف ہوتی ہے تا کہ پورے سال کے اناج کا انتظام کر لیں۔ اکثریت اس موسم میں آپریشن کروانے کو بھی مؤخر کر دیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے آپریشن کے پراجیکٹ پر موسم کا کوئی اثر نہیں ہوا اور لوگ ہماری استعداد سے بڑھ کر آتے رہے اور آنکھ کے موتیا سے جان چھڑاتے رہے......!

پانی کی صورت حال

برکینا کا پرانا نام Upper Volta تھا جو کہ دریائے Volta سے اس کے تعلق کو ظاہر کرتا تھا۔اس دریا کی تین شاخیں Red, Black اور White Volta کہلاتی ہیں ان کے علاوہ نائیجر دریا کی چند شاخیں بھی یہاں ہیں لیکن اکثر دریا اور ان کی شاخیں موسمی تغیر کے لحاظ سے بہتی ہیں جن کا عرصہ تقریباً 4 سے 6 ماہ تک ہوتا ہے اس لئے ملک کے بیشتر علاقے کو پانی کی فراہمی کا اصل ذریعہ بارش ہے۔جس کو ذخیرہ کرنے کے لیے متعدد ڈیم یا Reservior بنائے گئے ہیں جو کہ بارش کے موسم میں بھر جاتے ہیں اور پھر سارا سال ان کا پانی استعمال ہوتا ہے۔

یہ ڈیم پانی کے ذخیرہ کے ساتھ ساتھ خوبصورت سیر گاہوں کا کام بھی دیتے ہیں متعدد جگہوں پر بچوں کے لیے فن لینڈ ہیں اور بڑوں کے لیے بوٹنگ اور Fishing وغیرہ کی سہولت موجود ہے کیونکہ ان میں تازہ پانی کی مچھلیاں موجود ہیں۔ مقامی طور پر یہ مچھلیاں بازاروں میں بھی عام ملتی ہیں۔

ان بڑے ذخائر کے علاوہ دیہات میں چھوٹے چھوٹے ذخائر بھی عام پائے جاتے ہیں۔بارش کے ہر قطرہ کو استعمال کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جس کے لیے سڑکوں پر سفر کے دوران ہمیں متعدد خشک نالے وغیرہ دکھائی دیئے جو قدرتی معلوم ہوتے تھے لیکن استفسار پر معلوم ہوا کہ یہ قدرتی نہیں بلکہ انسانی ہاتھوں نے بارش کے پانی کو کھیتوں اور چھوٹے ذخائر تک لے جانے کے لیے بنائے ہیں۔

شہروں میں کارپوریشن پانی مہیا کرتی ہے جس کی Purification کا نظام بہت اچھا ہے۔ ہمارے مشن ہاؤس میں اپنا زمینی پانی بھی موجود ہے جس کا ذائقہ نہایت اعلیٰ ہے اگر کسی وجہ سے شہر میں کارپوریشن کی سپلائی میں کوئی تعطل آجائے تو مشن ہاؤس کے پانی میں خود کفیل ہونے کے باعث پریشانی نہیں ہوتی۔

دیہات میں حکومت نے مختلف اداروں کی مدد سے ہینڈ پمپ لگائے ہیں جس کے باعث دور دراز کے علاقوں میں آلودہ پانی کے باعث پھیلنے والی بیماریوں میں کافی کمی ہوچکی ہے۔اس سلسلے میں ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام بھی مختلف علاقوں میں ہینڈ پمپ کی سہولت مہیا کی گئی ہے جو انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔

کمیونیکیشن کے ذرائع

شہروں میں ڈش اور کیبل نیٹ ورک عام ہیں۔تقریباً 90% چینل فرنچ ہیں ۔بہت کم انگریزی کے ہیں چند ایک لوکل زبانوں میں بھی ہیں۔پاکستانی چینل بھی ڈش کے ذریعہ چلتے ہیں جن سے پاکستان کے حالات سے آگاہی ملتی رہی ہے۔انٹرنیٹ بھی موجود ہے چنانچہ ای میل اور Skype کے ویڈیو فون سے بھی رابطہ ممکن ہے۔ فیکس فون اور موبائل فون موجود ہیں اور دنیا کے رجحان کی مانند موبائل فون روز بروز عام ہوتا جا رہا ہے۔تین چار کمپنیوں کے آنے سے کچھ عرصہ سے چارجز میں کافی کمی ہوئی ہے کیونکہ اُن کے باہمی کاروباری رقابت کا صارفین کو فائدہ ہو رہا ہے لیکن یورپ اور امریکہ کی نسبت پاکستان بات کرنا ابھی بھی کافی مہنگا ہے۔

ریڈیو اور اس کی اہمیت

مندرجہ بالا تمام ذرائع کے باوجود ریڈیو سننے کا رواج دیہات اور شہروں دونوں جگہوں پر عام ہے لوگ کھیتوں میں کام کرتے ہوئے بازاروں اور مارکیٹ میں کام کے دوران اور فراغت کے اوقات میں انفرادی طور پر اور اکٹھے بیٹھ کر ریڈیو کے پروگرام سننے کے شوقین ہیں۔انہی وجوہات کی بنا پر دینِ حق کی ترویج کے لیے ریڈیو سٹیشن پر مختلف پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔کئی شہروں میں جماعت کے اپنے سٹیشن بھی ہیں جو بہت دلچسپ معلوماتی پروگرام مستقل پیش کرتے ہیں۔

خاکسار کو ڈوری، لیو اور بوبو جلاسو کے ریڈیو سٹیشن دیکھنے اور ان کے انچارج صاحبان سے تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملا جس سے معلوم ہوا کہ یہ میڈیا کتنا مفید ہے۔روزانہ دور دور سے لوگ آکر مختلف پروگراموں سے حاصل شدہ معلومات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور مزید تفصیلی معلومات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

آئی کیمپ کے پروجیکٹ کے سلسلے میں بھی مختلف علاقوں میں ریڈیو پر اعلان کروانا بہت فائدہ مند رہا۔ایک بڑی تعداد جو مختلف علاقوں سے آئی وہ ریڈیو پر اعلان سُن کر آئی تھی۔

ٹریفک اور سڑکیں

شہروں میں سڑکوں پر زیادہ تر فرانسیسی گاڑیاں نظر آتی ہیں۔مرسڈیز بھی عام ہے لیکن جاپانی سوزوکی آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ باقی افریقہ کی طرح فور وہیل گاڑیاں یہاں بھی کامیاب ہیں۔موٹر سائیکل درمیانے طبقے اور طلبہ کی سواری ہے اور سائیکل غریب آدمی اور دیہات کی۔لیکن سڑکوں پر راج اصل میں موٹر سائیکلوں کا ہے جو کہ زیادہ چائنہ سے درآمد شدہ ہیں۔اکثر

جگہوں پر موٹر سائیکل سواروں کے لیے سڑکوں پر علیحدہ ٹریک اور علیحدہ ٹریفک سگنل ہیں۔ موٹر سائیکل سوار عام طور پر احتیاط سے کام لیتے ہیں اور قوانین کی پابندی کرتے ہیں جس کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ ان کی ایک بڑی تعداد خواتین پر مشتمل ہے تمام مہذب ممالک کی طرح بلاوجہ ہارن بجانا نہایت معیوب خیال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بھرپور ٹریفک میں بھی شور شرابا نہیں ہوتا۔

ٹریفک پولیس عام طور پر سرِ عام ہر چوک پر نظر نہیں آتی کیونکہ وہ مختلف اہم مقامات پر پوشیدہ رہ کر ٹریفک پر نظر رکھتے ہیں اور بلاوجہ ٹریفک کی روانی میں تعطل پیدا نہیں کرتے۔ کافی دنوں کے بعد خاکسار کو واگا کی سڑک پر ٹریفک پولیس دیکھنے کا اتفاق ہوا ورنہ مجھے یہ ہی خیال ہو چلا تھا کہ شاید یہ جنس یہاں بالکل ہی نایاب ہے۔

واگا میں سڑکوں کی حالت اچھی ہے۔ باقی شہروں میں مناسب۔ واگا سے دوسرے شہروں کو جانے والی سڑکیں بھی بہتر ہو چکی ہیں مثلاً کایا۔ ڈوری۔ لیو اور وایو گیا کہ ان پر عام رفتار سو کلومیٹر فی گھنٹہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ جبکہ بوبوجلاسو جانے والی سڑک۔ سڑک نہیں بلکہ موٹروے ہے لیکن صرف ایک لین کی۔

امن و امان کی صورتِ حال بہتر ہونے کے باوجود رات کا سفر مناسب خیال نہیں کیا جاتا کیونکہ کسی خرابی کی صورت میں مدد ملنا آسان نہیں ہے۔

بجلی کی صورت حال

برکینا میں قدرتی گیس نہیں ہے۔ زیادہ تر توانائی کا انحصار بجلی پر ہے جو کہ تقریباً 73.6% تھرمل اور 26.4% ہائیڈرو الیکٹرک ذرائع سے حاصل کی جاتی ہے۔ سوسائٹی نیشنل برکین الیکٹریسٹی نامی کمپنی اس کی پیداوار اور تقسیم کا کام کرتی ہے۔ بجلی بے شک شہروں اور چند دیہاتی علاقوں تک محدود ہے لیکن جتنے علاقے میں ہے وہاں عمومی طور پر اس کا نظام بہت بہتر ہے۔

لوڈ شیڈنگ کا کوئی تصور نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بند کرنا مقصود ہو تو مناسب طریق پر اس کی پیشگی اطلاع کر دی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ شدید طوفانی ہواؤں اور بارشوں کے دوران بھی منقطع نہیں ہوتی اگر ایسا ہو بھی تو نہایت قلیل عرصہ کے لئے۔ مختصر یہ کہ اس نظام کی بہتری کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ہمیں اپنے موتیا کے آپریشن کے پراجیکٹ کے دوران صرف ایک یا دو مرتبہ بجلی میں کچھ رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا ورنہ سارا کام خوش اسلوبی سے سرانجام پاتا رہا۔

تعلیمی حالات

خواندگی کی شرح بہت کم ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ترقیاتی پراجیکٹ کی رپورٹ کے مطابق خواندگی کی شرح 1990ء میں 12.8% تھی جو کہ کافی کاوشوں کے بعد 2008ء میں دُگنی ہو گئی یعنی 25.3%۔ تعلیمی نظام پرائمری، سیکنڈری اور ہائر ایجوکیشن پر مشتمل ہے۔ ذریعہ تعلیم فرنچ ہے۔ ملک میں تین بڑی یونیورسٹیاں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں؛

1.University of Quagadouga

2.Polytechnical University of BoBo Dioulasso

3.University of Koudougou

ان تمام اعداد و شمار کے ساتھ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت نے اپنے ذرائع اور مختلف NGO کی مدد سے تقریباً ہر علاقہ میں سکول قائم کیے ہیں جن میں دور دراز کے دیہات بھی شامل ہیں جہاں پر بچوں کو تعلیم اور کتب کے ساتھ ساتھ دوپہر کا کھانا بھی فراہم کیا جاتا ہے کیونکہ سکولوں کے اوقات صبح سے سہ پہر تک ہیں۔ بچوں میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق بہت ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چونکہ اکثر دیہات میں بجلی نہیں ہے مزید یہ کہ دن کی روشنی میں کھیتوں میں کام بھی ہوتا ہے اس لیے طلبہ رات کو مشن ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں موجود ٹیوب لائٹ کی روشنی میں بیٹھ کر گروپ کی شکل میں پڑھتے ہیں...... یہ مناظر ہمیں کایا کے سنٹر پر بھی نظر آئے پوچھنے پر برادر حامد نے بتایا کہ یہ بچے اور نوجوان قریبی دیہات سے آئے ہیں جہاں بجلی نہیں ہے۔

واگا اور دوسرے شہروں میں پرائیویٹ سکول بھی ہیں جو اکثر غیر ملکیوں کے زیر انتظام ہیں اور عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں۔ چند شہروں میں جماعت کے سکول بھی ہیں جو عام لوگوں کی پہنچ میں ہیں اور مقبول ہیں اور ہر روز ترقی کر رہے ہیں۔ لیو۔ ڈوری اور کایا کے جماعتی سکول دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

یونیورسٹی کی تعلیم کافی مہنگی ہے۔ ہمیں اپنی بھانجی ڈاکٹر انیلہ کے ساتھ واگا کی یونیورسٹی اور اس کی میڈیکل فیکلیٹی دیکھنے کا موقع ملا۔ یونیورسٹی ایک نہایت وسیع و عریض علاقے پر مشتمل چھوٹا سا شہر ہی معلوم ہوتی ہے۔ یونیورسٹیوں میں مختلف شعبہ جات کی تعلیم دی جاتی ہے جن کی مزید ماہرانہ تعلیم کے لیے ہمسایہ ممالک یا فرانس وغیرہ جانا پڑتا ہے۔ کیونکہ زبان کے ساتھ ساتھ طرزِ تعلیم بھی فرنچ ہے۔ جبکہ انگلینڈ یا امریکہ کے لیے مختلف انداز سے کوشش کرنی پڑتی ہے۔

مارکیٹ اور بازار

واگا میں ایک سے زائد ایسی معیاری مارکیٹ موجود ہیں جہاں اشیاء خورونوش سے لے کر الیکٹرانکس کے اعلیٰ سامان تک ہر چیز موجود ہے جو زیادہ تر فرانس اور عرب ممالک سے درآمد شدہ ہے۔ دنیا کی بیشتر ممالک کی طرح چائنہ کا سامان بھی ہر جگہ موجود ہے جو ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے بس معیار کی کوئی ضمانت نہیں۔

مقامی طور پر تیار شدہ اشیاء کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ خاکسار نے جب والدہ صاحبہ اور اہلیہ بریرہ کیلئے مقامی طور پر تیار شدہ کسی سوئیٹر کی تلاش شروع کی تو کافی تگ و دو کے بعد اندرون شہر میں واقع ایک مارکیٹ میں چند ہینڈی کرافٹس وغیرہ ملیں۔

بڑی مارکیٹ کے علاوہ اندرونِ شہر کی ہول سیل مارکیٹ اور اشیاء خورونوش کی دکانوں پر مردوں سے زیادہ خواتین کام کرتی نظر آتی ہیں۔

غذا کی صورت حال

ملک میں مچھلی اور مرغی عام ہے۔ اس کے علاوہ ہمسایہ ممالک غانا اور آئیوری کوسٹ سے درآمد بھی کی جاتی ہیں جن کے ذائقے اور قیمت لوکل سے کافی فرق ہیں۔ ہمیں مقامی طرز پر تیار شدہ مرغی اور مچھلی کھانے کا مختلف ریسٹورنٹس میں موقعہ ملا لیکن کچھ خاص لطف نہ آیا معلوم ہوا کہ فرائی کرنے اور مصالحہ جات کے استعمال کا طریقہ اور نوعیت کا فرق ہے اسی لیے باربی کیو کا جو لطف ہمیں امیر صاحب کے ہاں ایک دعوت پر آیا وہ کسی ریسٹورنٹ کے بس کی بات نہ تھی وجہ یہی تھی کہ خلوص اور محبت کے ساتھ طریقہ بھی پاکستانی تھا۔

سبزیاں بھی تقریباً ہر قسم کی موجود ہیں لیکن پکاتے وقت انہیں لیس دار سا بنا لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ساری پکنے کے بعد ایک جیسی ہی محسوس ہوتی ہیں۔ پھلوں میں کیلا، آم اور پپیتا عام ہیں۔ کیلے کا سائز اتنا بڑا کہ ہمارے کیلے شرما جائیں۔

آم ہر علاقے میں مقامی طور پر بھی ملتا ہے جو ذائقہ اور قیمت میں مناسب لیکن اصل پیداوار بوبوجلاسو کے علاقہ میں ہوتی ہے جہاں سے پورے ملک میں سپلائی کیے جاتے ہیں۔ یہ ذائقہ میں شیریں، دیکھنے میں خوش شکل اور سائز میں مناسب ہیں لیکن چونسے کا مقابلہ بہر حال نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ سیب، کوکونٹ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کئی مقامی پھل بھی پائے جاتے ہیں۔ خشک میوہ جات میں مونگ پھلی عام ہے۔ اسے بھون کر اور اُبال کر کھایا جاتا ہے۔ شہروں اور راستوں میں عام ملتی ہے۔ اس کا مقامی طور پر مکھن بھی مقبول ہے۔ کاجو بھی عام ہیں۔ حقیقت میں اگر برکینا سے کوئی سوغات لائی جاتی ہے تو وہ کاجو ہی ہیں جو بانفورا کے علاقہ میں واقع فیکٹریوں میں تیار کیے جاتے ہیں۔

روزمرہ کی خوراک میں Staple Food کے طور پر فوفو اور کسکس (Kuscus) اہم ہیں اوّل الذکر سفید رنگ کی Paste کی صورت میں ہوتی ہے جسے مختلف اقسام کی سبزیوں کی جڑوں کو اُبال کر بنایا جاتا ہے اور انواع و اقسام کی Sauces یا سالن کے ساتھ کھایا جاتا ہے جبکہ کسکس تو ہمیں اُبلے ہوئے چاولوں کی طرح محسوس ہوئی یہ مکئی یا جوار باجرے سے بنتی ہے اور اسے عام طور پر مرغی یا مچھلی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مقامی اور درآمد شدہ چاول بھی استعمال کئے جاتے ہیں جبکہ گندم کے آٹے کا

برکینا فاسو اور اس کا ماحول

مقامی طور پر استعمال بہت کم ہے لیکن مل جاتا ہے اس لیے روٹی کے شوقین افراد کو زیادہ مایوسی نہیں ہوتی۔

کولا مشروبات کا استعمال عام ہے لیکن مقامی مشروبات مختلف تقریبات میں زیادہ پسند کئے جاتے ہیں ان میں دو اہم ہیں ایک تو Roselle نامی پھلی سے تیار ہوتا ہے۔رنگ سرخ اور مزہ میں سٹرابری کی طرح ہے۔اور دوسرا Yamokul ہے جو ادرک سے تیار کیا جاتا جماعتی اجتماعات پر یہ دو مشروب بڑی مقدار میں تیار کیے جاتے ہیں۔

مقامی لوگ چائے۔کافی میں بے شک شکر بہت پسند کرتے ہیں لیکن کھانوں کے اختتام پر ہمارے ہاں کی طرح ''سویٹ ڈش'' کا کوئی رواج نہیں ہے۔اب آہستہ آہستہ آئس کریم کھانے کا ذوق رواج پا رہا ہے۔

ورکنگ کلاس عام طور پر ناشتہ کیے بغیر کام پر چلی جاتی ہے چونکہ شہر کے گلی کوچوں تک میں کھانے پینے کی اشیاء عام ہیں اور کافی سستے داموں میں مل جاتی ہیں اس لیے بازار سے دوپہر اور سہ پہر کو کھانا کھانے کا رواج عام ہے۔مزید یہ کہ آپ کے ساتھ کام کرنیوالے لوگ اور ڈرائیور وغیرہ یہ پسند کرتے ہیں کہ اُنہیں کھانا دینے کی بجائے پیسے دے دیے جائیں تا وہ اپنی مرضی کا کھانا کھائیں اور اگر ہو سکے تو کچھ پیسے بھی بچالیں۔

برکینا اور مگرمچھ

مگرمچھ کو لوکل لوگوں میں مختلف عقائد اور روایات کی بنا پر ایک خاص اہمیت حاصل ہے جس کی وجہ سے یہ ملک کے متعدد مقامات پر پانی کے کھلے عام تلابوں میں عرصہ دراز سے مقیم ہیں اور باہر سے آنے والوں کیلئے کشش کا باعث ہے۔

واگا سے تقریباً 15 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک ایسے ہی ٹورسٹ سپاٹ پر ہمیں بھی ہمشیرہ ثمینہ بھنوں کے ہمراہ جانے کا اتفاق ہوا۔مین روڈ سے تقریباً 7 کلومیٹر کا کچا راستہ طے کر کے وہاں پہنچے اور مگرمچھوں کو دیکھنے کے شوق میں وہاں واقع ریسٹورنٹ اور پارک کو نظر انداز کیا اور بڑے تالاب کے کنارے پہنچے۔نیچے اُترنے کو تھے کہ ہمشیرہ نے روکا اور کہا یہیں ٹھہرو ابھی سب کچھ نظر آجائے گا۔اور ایسا ہی ہوا کہ ماحول سے مانوس ہونے پر دور آٹھ دس مگرمچھ نظر آئے۔اس کے ساتھ ہی چند ہمارے قریب پانی میں سر اٹھانے لگے۔غور کرنے پر نظر آیا کہ ہمارے قریب کیچڑ میں دو نہایت قوی ہیکل مگرمچھ ہماری جانب دیکھ رہے ہیں۔

اتنے میں ایک لوکل لڑکا ہاتھ میں مرغی لیے آیا اور ہمشیرہ سے ہمکلام ہوا معلوم ہوا کہ یہ مرغی دکھا کر مگرمچھ کو حرکت پر آمادہ کرے گا۔چنانچہ اُس کی کوشش پر دو مگرمچھوں نے اس کی جانب حرکت کی۔اس پر وہ ہمیں اشارہ سے بلانے لگا کہ قریب آکر اسے چھو کر دیکھو اور تصویر بناؤ یہ کچھ نہیں کہے گا۔لیکن ہمارے ذہن میں پطرس بخاری کا فقرہ گونجنے لگا۔

''کیا معلوم کہ......کب بھونکنا بند کردے اور کاٹ لے''

اس لیے دور سے ہی اس خوفناک مخلوق کا نظارہ کیا اور Zoom کا استعمال کرتے ہوئے تصاویر بنائیں اور بنوائیں۔

حضرت مسیح موعود کی تلاوت قرآن

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں قادیان میں آیا۔حضور جس کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔خاکسار اس کمرے کے باہر سویا ہوا تھا۔رات کو عاجز کی آنکھ کھلی تو کیا سنتا ہوں کہ حضور چلا چلا کر قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے عشق کا اظہار کرتا ہے۔حضور کے عشق کی کیفیت عاجز کے بیان سے باہر ہے۔

(الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی تلاوت قرآنی کے واقعات عجیب و غریب ہیں اور ان کی متواتر شہادت ان لوگوں سے ملی ہے جنہوں نے بلاواسطہ آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔آپ کے کلام میں ایک درد، رقت اور محبت کی لہر ہوتی تھی، باوجودیکہ اس میں موسیقی کا رنگ نہ ہوتا تھا۔مگر اس میں بے انتہا جذب اور کیف آور لہر ہوتی تھی۔آپ کے قرآن مجید پڑھنے کے کئی طریق تھے۔بعض اوقات آپ قرآن مجید کو اس نیت سے پڑھتے تھے جبکہ آپ کو کوئی مضمون لکھنا ہوتا تھا۔اس کا رنگ بالکل الگ تھا۔بعض اوقات قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ سے محبت و عشق کی کیفیت میں ایک ہنگامہ خیز کیف پیدا کرنے کے لئے کرتے تھے اور یہ علی العموم آپ رات کو فرماتے تھے جبکہ دنیا سوئی ہوتی تھی۔اس وقت آپ گنگنا کر قرآن مجید پڑھتے اور آپ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی اور اس کیفیت کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم

ربوہ میں ہماری آمد اور ابتدائی حالات کا تذکرہ

جب میٹھا پانی نہیں تھا اور آندھیوں کی بہتات تھی

قادیان سے روانگی

''اِس قیمتی متاع کی ہر ممکن حفاظت کرنا! جان جاتی ہے تو جائے مگر تفسیرِ کبیر کے یہ مسوّدات ضائع نہ ہونے پائیں'' اس مفہوم کے الفاظ تھے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے روانگی کے وقت مکرم مولوی صاحب ابوالمنیر نورالحق کو ارشاد فرمائے۔حضور نے آپ کو اُس قافلے کے ہمراہ لاہور جانے کے لئے روانہ فرمایا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اور خواتین مبارکہ بھی شامل تھیں۔

لاہور میں آمد

مکرم مولوی صاحب کے جانے کے دو تین ہفتے بعد، میں اپنے ڈیڑھ سالہ بیٹے (عزیز منیرالحق) کو ساتھ لیکر ایک اور قافلے کے ہمراہ لاہور پہنچی۔ جہاں حضور نے از راہِ شفقت ہمیں ''جودھامل بلڈنگ'' میں سر چھپانے کی جگہ عطا فرمائی۔مکرم مولوی صاحب اُن دنوں حضور سے ہدایات لے کر احمدی مہاجرین کی آبادکاری کے کام میں مصروف ہوا کرتے تھے۔

کٹھن دن

قیامِ پاکستان کے وقت قادیان سے ہجرت کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ایک بہت بڑی آبادی کا ایک نوزائیدہ ملک میں تبادلہ قیامتِ صغریٰ سے کم نہ تھا۔حضور نے فرمایا تھا کہ صرف ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانے کی نہیں، بلکہ ایک مکمل باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانے والی صورتِ حال درپیش ہے۔الغرض بہت کٹھن دن تھے مگر خدا پر پورا توکل تھا اور سب ہی نے اس مشکل وقت کو صبر و رضا اور دعاؤں کے ساتھ ہنستے ہوئے گزار دیا۔ان غیر معمولی حالات میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ خود آمد پیدا کرو۔چنانچہ حضور کے ارشاد پر مکرم مولوی صاحب مالٹوں وغیرہ کا ٹرک واہگہ بارڈر پر لیجاتے اور اس سے حاصل ہونے والی آمد سے دفتری اخراجات پورے کرتے۔

ایک ترکیب

اُن دنوں کھانے کے لئے بہت تھوڑی سی گندم بطور راشن ملا کرتی تھی۔جس سے مہینے بھر کی روٹی کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تھی۔چنانچہ خدا نے ترکیب سجھائی اور گندم پِسواتے وقت ہم نے اس میں وہ موٹے چاول بھی شامل کر لئے جنہیں سالن یا گھی کے بغیر کھانا مشکل تھا۔اس ترکیب سے مہینے بھر کی ضرورت کا آٹا مہیا ہونے لگا۔نمک مرچ، پیاز اچار اور دالوں وغیرہ کے ساتھ روٹی تو کھائی ہی جاسکتی تھی۔شبِ غم اگرچہ طویل تھی مگر احمدیوں نے بڑے صبر و تحمل سے اس شبِ غم کو خندہ پیشانی کے ساتھ گزارا۔

ربوہ کا نیا مرکز

جب دارالہجرت ربوہ کی بنیاد رکھی گئی تو گویا ایک اور ہجرت درپیش ہوئی۔اور وہ یوں کہ نئے مرکز کی ضرورت کے پیشِ نظر دریائے چناب کے کنارے جو قطعۂ زمین دستیاب ہوا وہ سخت کلرزدہ، بے آب و گیاہ اور غیر آباد تھا۔جس کی صورتِ حال کی بہت صحیح عکاسی مکرم عبدالکریم قدسی صاحب نے ان الفاظ میں کی ہوئی ہے کہ "پہاڑوں کے درمیان پہاڑوں جیسی گرمی، بے لگام گرد و غبار، لُو کے بے رحم تھپیڑے، اٹھکیلیاں کرتے ہوئے بگولے، حلق تر کرنے کو پانی بھی میسر نہ تھا، جو تھا اس کی کڑواہٹ بڑی دیر تک گلے سے گلے مِلتی رہتی تھی۔مگر اِس بستی کی نرالی شان (اِس میں موجود آسمانی شہزادہ) اور اس کا پاکیزہ ماحول تھا۔

نئے مرکز کا افتتاح

ربوہ کے نام سے اس نئے مرکز کی افتتاحی تقریب کچھ خیمے اور شامیانے نصب کرکے منعقد کی گئی۔ بنیاد رکھے جانے کے وقت ربوہ کے چاروں کونوں پر برکت کے لئے بکرے ذبح کئے گئے۔اِن میں سے ایک بکرا ہمارے نانا مکرم مولوی عبداللہ بوتالوی صاحب کو ذبح کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔جبکہ ربوہ کے وسط میں خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے دستِ مبارک سے بکرا ذبح فرمایا۔

کچے کوارٹرز

ربوہ کی بنیاد 20 ستمبر 1948ء کو رکھی گئی۔ ابتداء میں قصرِ خلافت اور واقفین کے لئے رہائشی کوارٹرز کچی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے۔چھت کے لئے شہتیر اور بالے سرگودھا ائربیس کی نیلامی سے خریدے گئے تھے۔

گھر پہنچ کر جی بھر کر پانی پی لینا

میں اپنے 2 بچوں (منیر الحق شاہد عمر ساڑھے تین سال اور امۃ النور عمر ایک سال کے علاوہ اپنی چھوٹی بہن صالحہ قانتہ عمر 10 سال) کے ساتھ 24 اکتوبر 1949ء کو ربوہ پہنچی۔ لاہور سے ربوہ آنے والی جس ٹرین میں ہم سوار تھے، وہ چنیوٹ کے ریلوے سٹیشن پر رُکی تو ہم نے دیکھا کہ بہت سے احمدی جمعہ پڑھنے کی غرض سے ربوہ جانے کیلئے چنیوٹ کے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ ان میں سے ایسے بھی تھے جنہوں نے ہاتھوں میں برف اٹھائی ہوئی تھی۔ بچے کہنے لگے کہ پیاس لگی ہے۔ سٹیشن پر اگرچہ پانی پلانے والے بھی تھے۔ لیکن اس خیال سے کہ ان کے گلاس صاف نہیں، میں نے بچوں کو کہا کہ بس تھوڑا سا صبر اور کرلو۔ اب اگلا سٹیشن ربوہ ہی کا ہے۔ گھر پہنچ کر جی بھر کر پانی پی لیں گے۔ چنانچہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہمیں ربوہ پہنچ کر اپنے ماموں جان (مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے گھر جانا تھا۔ شروع میں تو ماموں جان احمد نگر میں مقیم ہوئے تھے لیکن جب ربوہ میں ابتدائی کچے کوارٹر تعمیر ہوگئے تو پھر آپ ربوہ منتقل ہوگئے۔

چنانچہ ہم ربوہ کے (بغیر عمارت کے) ریلوے سٹیشن پر اتر کران کے گھر پہنچے۔ ممانی جان (نظیر بیگم صاحبہ) نے تپاک سے ہمارا استقبال کیا اور بڑی بیٹی حلیمہ سے کہا کہ اپنی آپا اور ان کے بچوں کو سکنجبین بنا کر پلاؤ۔ حلیمہ نے آدھا جگ تیار کیا اور سکنجبین گلاسوں میں ڈال کر ہمیں دی۔ میرا خیال تھا کہ جس قدر پیاس لگی ہوئی ہے، اس کے حساب سے یہ آدھا جگ تو میں اکیلی ہی پی لوں گی۔ مگر میں نے دیکھا کہ جو بچہ بھی سکنجبین کا گھونٹ بھرتا ہے میری طرف دیکھنے لگتا ہے۔ میں حیران تھی کہ بچے جو پیاس سے بے حال تھے، ایک گھونٹ پی کر ہی کیوں رک گئے ہیں۔ جب میں نے سکنجبین پی تو اس کے پہلے ہی گھونٹ نے میری ساری حیرانی دُور کردی۔ میں نے حلیمہ سے پوچھا کہ تم نے سکنجبین میں نمک زیادہ ڈال دیا ہے۔ جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسی اور اپنی امی سے کہنے لگی کہ آپا کہتی ہیں کہ میں نے سکنجبین میں نمک زیادہ ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی آپا سے کہو کہ اب تو آپ بھی یہی نمک پیا کریں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس جگہ کا پانی ہے ہی کھارا اور کڑوا۔ ہم کچی دیوار کے سائے میں صحن میں بچھی ہوئی چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے جس کے قریب ہی گھڑونچی پر پانی کے چار گھڑے پڑے ہوئے تھے۔ حلیمہ اندر گئی تو میں نے سوچا کہ سکنجبین تو نمک کی زیادتی کی وجہ سے پی نہیں سکی چلو اس کی بجائے سادہ پانی پی کر اپنی پیاس بجھالوں۔ پانی رات بھر باہر رہنے کی وجہ سے ٹھنڈا تھا مگر تھا سخت کڑوا اور نمکین۔ حلیمہ بھی چُھپ کر مجھے دیکھ رہی تھی۔ کہنے لگی جس مرضی گھڑے میں سے پی کر دیکھ لیں سب میں ہی ایک جیسا پانی ملے گا۔

چار چار کوارٹرز کے بلاک

ہمارے ربوہ پہنچنے تک کچی اینٹوں سے بنے ہوئے قصرِ خلافت کے علاوہ چار کوارٹرز بن چکے ہوئے تھے اور مزید چار کوارٹرز کا ایک اور بلاک زیر تعمیر تھا۔ ہمیں الاٹ ہونے والا پہلے بلاک کا چوتھا کوارٹر تھا۔ اس کی دیواریں بن چکی تھیں اور چھت ڈالی جارہی تھی۔ اس لئے دن بھر تو ہم ماموں جان کی طرف رہتے اور رات کو اپنے کوارٹر میں آجاتے کیونکہ سونا تو باہر صحن میں ہی ہوتا تھا۔ دفتر کی طرف سے 2 چارپائیاں ملی ہوئی تھیں جن پر جملہ افرادِ خانہ کا گزارہ تھا۔

میٹھے پانی کی سہولت

رات کو میں نے یہاں کے نمکین پانی کے بارے میں مولوی صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم واقفِ زندگی ہیں۔ ہمیں ہر قسم کے حالات میں صبر و رضا کے ساتھ خدا کے دامن کو تھامے رکھنا ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور اسی پر ہمارا توکّل ہے۔ چنانچہ دو تین دن تو اسی طرح مشکل سے گھونٹ گھونٹ کرکے اسی نمکین پانی پر گزارہ کیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے ربوہ میں ریلوے سٹیشن کی منظوری تو ہوچکی تھی مگر ابھی وہاں کوئی عمارت تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ صرف ایک نلکا لگا ہوا تھا۔ ایک دن مولوی صاحب کسی جماعتی کام سے ریلوے سٹیشن پر گئے (جب بھی کوئی مربی سلسلہ آتے یا جاتے تو اہل ربوہ ان کے استقبال یا انہیں الوداع کہنے کیلئے ریلوے سٹیشن پر جایا کرتے تھے۔ اُس دن بھی کوئی ایسا ہی موقع تھا) ٹرین اُس دن لیٹ ہوگئی۔ مولوی صاحب نے سوچا کہ زبان خشک ہوئی جارہی ہے۔ حلق تر کرنے کیلئے سٹیشن کے نلکے سے کُلی ہی کرلوں۔ انہوں نے پانی منہ میں ڈالا تو وہ پانی نمکین نہ تھا جو حلق سے بآسانی نیچے اتر گیا۔ چنانچہ گھر آکر انہوں نے مجھ سے کہا کہ خدا نے تمہارے لئے بہتر پانی کا انتظام کردیا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد مجھے کوئی برتن یا ڈول وغیرہ دینا میں تمہیں میٹھا پانی لادوں گا۔ چنانچہ ہم نے سٹیشن کے نلکے سے آمدہ پانی پیا اور اللہ کا بہت شکر ادا کیا۔

موٹے بانس پر پانی کے کنستر

دفتر کے ایک مددگار کارکن عبدالحمید صاحب کو خیال آیا کہ کیوں نہ مشکل کے ان دنوں میں لوگوں کو میٹھے پانی کی سہولت بہم پہنچاؤں۔ انہوں نے ایک مضبوط موٹا بانس لیا۔ جس کے دونوں سروں پر رسیوں سے کنستر باندھ لئے جن میں میٹھا پانی بھر کر گردن کے پیچھے کندھے پر رکھ لیتے۔ ایک پھیرا دفتر کھلنے سے پہلے لگالیتے اور دو تین چکر دفتر سے چھٹی کے بعد۔ ہر روز میٹھے پانی کے ایک کنستر کی اجرت ہم انہیں دو روپے مہینہ ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔

گول گول بالے اور گھاس پُھونس کے چھت

ربوہ میں جو کچے مکان تعمیر ہورہے تھے ان کی چھتوں میں گول گول بالوں پر گھاس پھونس وغیرہ استعمال ہوتی تھی۔ واقفین کے لئے چار، چار کے بلاک میں کوارٹر تعمیر ہورہے تھے۔ پہلے بلاک کے پہلے کوارٹر میں مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب اور ان کے پڑوس میں حضرت پیر منظور محمد صاحب۔ تیسرے میں ان کی بہو مکرمہ بھابی زینب صاحبہ (آپ نابینا تھیں) اور چوتھا کوارٹر ہمیں ملا تھا۔ اس کے بعد 4 کوارٹرز کا جو اگلا بلاک تھا وہ مولوی ابوالہاشم خان صاحب (آف بنگال) قریشی عبدالرشید صاحب، چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب اور محمد اسمٰعیل معتبر صاحب کے کوارٹرز پر مشتمل تھا۔ مزید تعمیر ہوتی گئی تو کوارٹرز کی یہ لائن لمبی ہوتی گئی۔ ہمارے گھر کے بالمقابل تھوڑی سی خالی جگہ چھوڑ کر قصر خلافت کی دو منزلہ کچی عمارت واقع تھی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اوپر کی منزل میں اور دیگر افرادِ خاندان نیچے ایک ایک کمرے میں گزارہ کرتے تھے۔ کچی اینٹوں سے بیت محمود قصرِ خلافت کے قریب ہی تعمیر کی گئی تھی۔ جس میں نمازیں ادا ہوتی تھیں۔

حضرت امّاں جان

حضرت اماں جان کی وفات ہوئی تو دیوار کے ساتھ چارپائی پر کھڑے ہوکر ہم نے آپ کا جنازہ جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ قریب کی پڑوسنیں بھی ہماری طرف آگئی تھیں کیونکہ ہمارا گھر قصرِ خلافت کے عین سامنے اُس جگہ پر تھا جہاں سے جنازے نے گزرنا تھا۔ حضرت اماں جان کے ذکر سے مجھے ان کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ کچے کوارٹروں میں رہائش کے دنوں میں سب سے پہلی شادی ہمارے ماموں جان (مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب) کی بیٹی حلیمہ کی ہوئی تھی، جس میں حضرت اماں جان اور دیگر خواتینِ مبارکہ نے شمولیت فرمائی۔ اس موقعے پر ہماری نانی اماں (امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحب) اپنی پوتی کی رخصتی کے وقت جذباتی ہوکر رونے لگیں تو حضرت اماں جان نے انہیں پنجابی زبان میں فرمایا ''ہُن کیوں رونی ایں۔ اپنیاں نہیں سَن ٹوریاں'' حضرت اماں جان دہلی کی تھیں اور بڑی نفیس اردو بولا کرتی تھیں، اس لئے ان کا پنجابی کا یہ فقرہ مجھے اچھی طرح یاد رہ گیا۔ غالباً آپ نے قادیان کے مقامی لوگوں میں رہنے کی وجہ سے پنجابی سیکھ لی ہوگی۔ جبکہ میرا حال تو یہ ہے کہ پنجابی سمجھ تو ساری لیتی ہوں مگر بولی نہیں جاتی۔

ربوہ کی آندھیاں

مجھے یاد ہے کہ ربوہ کے ابتدائی زمانے میں آندھیاں اکثر آیا کرتی تھیں۔ چونکہ کوارٹروں کی چھتوں میں گھاس پھونس کا استعمال کیا گیا تھا، اس لئے ہمیں ہدایت تھی کہ کھانے وغیرہ کیلئے چولہا استعمال کرتے وقت آگ جلانے سے پہلے پانی کا بھرا ہوا برتن پاس ہونا چاہئے تا کہ آندھی آنے پر اس پانی سے چولہے کی آگ فوراً بجھا دی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ آندھی کی تیز ہوا سے چھتوں میں استعمال کردہ گھاس پھونس کو آگ لگ جائے۔ چنانچہ جب آندھی آتی تو صبح اٹھ کر پڑوسنیں ایک دوسرے سے پوچھا کرتی تھیں کہ بچوں نے رات کھانا کیا کھایا؟ بھوک سے شور تو نہیں مچایا؟ بُھو کے سوئے یا کوئی انتظام کرلیا تھا۔ خشک راشن اگر گھر میں موجود ہوتا تو ایسے موقعوں پر کام آجایا کرتا تھا۔ جو کپڑے دھوکر خشک ہونے کے لئے رسّی پر ڈالے ہوتے تھے وہ آندھی سے اُڑ جاتے تھے اور اگلے دن ساتھ کے گھروں سے اکٹھے کرنے پڑتے تھے۔

کوارٹروں کے قریب ہی ایک کچے کمرے کے گرد چار دیواری بنا کر اسے لجنہ اماء اللہ کے دفتر اور لجنہ کے اجلاسوں اور دیگر کاموں کیلئے استعمال میں لایا جاتا تھا۔ ان ابتدائی دنوں میں سارے ربوہ کی لجنہ کا ایک ہی حلقہ ہوتا تھا۔ جوں جوں آبادی ہوتی گئی تو لجنہ کے حلقوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اب تو لجنہ کے 74 سے بھی زائد حلقے ہیں۔

تاریخ لجنہ حصہ دوم میں 1949ء سے لجنہ کے کام کرنے والیوں کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کے مواقع عطا فرماتا رہا۔ آخر میں محلّہ دارالرحمت وسطی کی صدر لجنہ کے طور پر بھی حضرت آپا ناصرہ بیگم صاحبہ کی قیادت اور نگرانی میں 21 سال خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر اب چودہ پندرہ سال سے لندن میں مقیم ہوں۔ پہلے تو لجنہ کے اجلاسوں میں باقاعدہ شامل ہوا کرتی تھی مگر اب پیرانہ سالی اور گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے جانا مشکل ہوتا ہے اس لئے گھر بیٹھے ہی لجنہ کے سالانہ نصاب کے مطابق حفظِ قرآن اور تعلیمی پرچے وغیرہ حل کرتی ہوں۔ اللہ اپنی رضا کی راہوں اور صراط مستقیم پر چلاتے ہوئے انجام بخیر فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ شازیہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ ثمرینہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20/ اگست 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے حضور انور نے نومولود کو ندیم احمد نام عطا فرمایا ہے۔نومولود مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب بھلر چک نمبر 52-P ضلع رحیم یار خان کا پوتا اور مکرم مولوی ظفر احمد رند بلوچ صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز والا اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ایک عزیز کی بچی فریحہ احسن واقفہ نو بنت مکرم محمد احسن صاحب جرمنی کو چند دنوں سے پیچش ہے اور الٹیاں آرہی ہیں اور اس وقت جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہے۔افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت اور عمر دراز عطا کرے۔آمین

مکرم ناصر احمد طاہر صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب ولد مکرم عبدالحق صاحب محلہ نصیر آباد غالب ربوہ چند ہفتوں سے بیمار ہیں۔پہلے ملیریا بخار ہوا بعد میں ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے کئی روز سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔کافی کمزور ہو گئے ہیں۔احباب کرام سے ان کی جلد کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ سروری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالغفار صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم پروفیسر محمد رشید طارق خان صاحب نائب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پچھلے دنوں لقوہ کے اٹیک سے بیمار ہو گئے تھے۔حضور انور اور احباب جماعت کی دعاؤں سے کافی حد تک شفا مل گئی ہے۔احباب سے مزید دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکمل شفا عطا فرمائے۔آمین

محترمہ ثمینہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم سید مسرت احمد شاہ صاحب مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گلے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ انور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد صاحب بیمار ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چودھری سلطان احمد صاحب ورک ولد مکرم چودھری کرم بخش صاحب مرحوم ساکن گگو منڈی ضلع وہاڑی مورخہ 17/ اگست 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ، مہمان نواز، جرات مند اور نڈر احمدی تھے۔خلافت ثانیہ کے دور میں احمدیت قبول کی۔مرحوم نے ایک بھائی چار بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت المبارک میں بعد نماز عشاء پڑھائی۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید نے دعا کروائی۔مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بقیہ صفحہ 2

کہ تمام احبابِ جماعت کارروائی جلسہ سے مستفید ہو رہے ہیں یا نہیں۔جہاں کوئی کمی ہو وہاں حکمت، پیار اور محبت کے ساتھ اس طرف توجہ دلا کر ہر ایک کو اس روحانی مائدہ سے مستفید کرنے کی بھرپور سعی کریں۔

3۔ہر گھر میں کوشش کر کے تمام اہلِ خانہ خاموشی کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں۔صرف تقاریر ہی نہیں بلکہ تلاوت، نظم وغیرہ بھی سُن کر مضمون کی گہرائی میں پہنچنے کی کوشش کریں اس دوران دوسرے احمدی بھائیوں کو ذاتی فون وغیرہ کرنے سے گریز کریں۔کسی کا فون آجائے تو خوبصورتی سے معذرت کرلیں یا نہایت مختصر بات کریں۔

نمازوں کے اوقات میں قریبی بیت الذکر، نماز سنٹر یا بصورتِ مجبوری گھر میں باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا جائے۔

کھانے چائے اور تواضع وغیرہ کا انتظام بھی ایک منظّم پروگرام کے تحت قبل از وقت طے اور جس حد تک ممکن ہو مکمل کر لینا چاہئے تاکہ کارروائی جلسہ کے دوران تھوڑے وقت کے لئے بھی کسی کو جلسہ کی کارروائی سننے سے محرومی نہ ہونے پائے۔

4۔اگر جماعتی لحاظ سے بیت الذکر یا کسی قریبی احمدی گھر میں جلسہ دیکھنے اور سننے کا انتظام کیا گیا ہے تو وہاں جلسہ سُننے والوں کی ضروریات کا حتی الوسع خیال رکھا جانا جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے مترادف ہوگا۔

5۔پیارے امام کا خطاب سنیں تو ہر احمدی کو یہی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہی براہِ راست اس کا مخاطب ہے کیونکہ پیارے امام نے امسال جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ آپ کبھی نہ سوچیں کہ میرے الفاظ اور ہدایات کسی ایک جلسے کے حاضرین ہی کے لیے مخصوص ہیں......دراصل جو میں کہتا ہوں، جہاں بھی میں کوئی بات کرتا ہوں اس کی مخاطب ہر جماعت اور ہر احمدی ہے۔

(الفضل 20 جولائی 2012ء)

6۔جلسہ کے دنوں میں دوسرے بھائیوں اور عزیزوں سے ملاقات کے وقت موضوعِ گفتگو جلسہ اور اس موقع پر ہونے والے خطابات اور دیگر اہم دلچسپ ایمان افروز امور ہوں تو اس طرح جلسہ کی لذّت میں مزید اضافہ ممکن ہے۔خصوصاً بچوں اور نوجوان نسل کے ساتھ جلسہ سالانہ ربوہ کی ایمان افروز یادوں کا ضرور ذکر کیا جائے۔

7۔جلسہ کی کارروائی کے درمیان میں بھی ایم ٹی اے سے نہایت دلچسپ اور رُوح پرور پروگرام نشر ہوتے ہیں اُنہیں ملاحظہ کرنے کا بھی اپنا ہی لُطف ہے۔ایم ٹی اے کا شکریہ ادا کرنے اور اپنے جذبات ان تک فوری پہنچانے کے لئے اسوقت آپ فون، ای میل، وائس میل، ویڈیو میسج یا فیکس وغیرہ بھی کر سکتے ہیں۔جن کے نمبرز دورانِ پروگرام وقتاً فوقتاً نشر بھی ہوتے رہتے ہیں۔

ایام جلسہ کے بعد

جلسہ کے موقع پر سُنی گئی نئی باتوں کو انفرادی طور پر بھی اور مختلف جماعتی تنظیمی پروگراموں میں دوہرانا، روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل سے پڑھنا، ویڈیو یا سی ڈی وغیرہ دیکھ کر دوبارہ ان سے استفادہ کرنا اور ان پر حتی الوسع عمل کرنے اور کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس سلسلے میں ایم ٹی اے سے نشرِ مکرّر اور انٹرنیٹ، احمدیہ ویب سائٹس اور mta.tv کے ذریعے بھی جلسہ کی کارروائی سُنی اور دیکھی جا سکتی ہے۔**پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں جو حضور انور نے یکم جولائی 2011ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ صرف یہ یاد نہ رہے کہ فلاں نظم اچھی تھی یا فلاں تقریر اچھی تھی بلکہ جو کچھ سُنا ہے اُسے اپنی زندگی کا حصّہ بنائیں۔**

جلسہ کے بعد بھی بارگاہِ الٰہی میں دردِ دل سے دعائیں کرنی چاہئیں۔اور سب سے بڑھ کر یہ دعا کرنی چاہئے کہ پیارے آقا سے جسمانی دُوری بھی جلد ختم ہو، وطن عزیز پاکستان میں جلسہ سالانہ کی رونقیں پہلے سے بڑھ کر دوبارہ جلوہ افروز ہوں اُن پُر کیف دنوں کی لذت و سرور ہم سب اُسی رنگ میں دوبارہ حاصل کر سکیں اور اپنی روحانی تشنگی دور کر کے قلب و نظر کی ہر طرح سیرابی کی توفیق پاویں۔اور حضرت اقدس مسیح موعود کی سب دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 25/اگست 2012ء میں صفحہ 6 کالم 1 میں ایک فقرہ قابل درستگی ہے۔LHC کیا ہے کے زیر عنوان آخری فقرہ یوں پڑھا جائے۔"LHC مارچ 2010ء سے پوری طرح کام کر رہا ہے۔" احباب درستی فرمالیں۔

خبریں

پیپلز پارٹی کا 18 ستمبر سے پہلے سوئس حکام کو خط لکھنے کا فیصلہ

حکمران پارٹی نے 18 ستمبر سے پہلے سوئس حکام کو خط لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔خط کی ڈرافٹنگ شروع کردی گئی ہے۔جس میں سوئس حکام پر واضح کیا جائے گا کہ صدر کو استثنٰی حاصل ہے ۔ ذرائع کے مطابق خط صدر یا وزیراعظم کی طرف سے نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے بھیجا جائے گا۔

سمندری طوفان آئزک امریکی ریاست فلوریڈا سے ٹکرا گیا

سمندری طوفان آئزک امریکی ریاست فلوریڈا سے ٹکرا گیا اور اب جنوب سے ہوتا ہوا مغرب کی جانب بڑھ رہا ہے۔طوفان کے باعث فلوریڈا کے جنوبی حصہ میں شدید بارشوں اور تیز ہواؤں کا سلسلہ جاری ہے۔جس سے نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔طوفان کے خطرے کے پیش نظر ریاست فلوریڈا میں ہنگامی حالت نافذ کی جا چکی ہے اور ساحلی علاقوں سے لوگوں کی نقل مکانی بھی جاری ہے۔

برطانیہ میں مکانات کی قیمتوں اور تنخواہوں میں خلیج بڑھ گئی

انگلینڈ میں مکانات کی قیمتیں گزشتہ عشرہ کے دوران اوسط تنخواہوں کی شرح سے تین گنا سے بھی زائد بڑھ گئیں ۔نیشنل ہاؤسنگ فیڈریشن کے مطابق 2001ء میں ایک مکان کی عمومی قیمت 1.21.760 پونڈ تھی جبکہ اس وقت اوسط تنخواہ 16,557 پونڈز تھی ۔ 10 سال بعد ایک مکان کی قیمت 94 فیصد اضافے کے بعد 236.518 پونڈز ہو چکی ہے حالانکہ حالیہ برسوں میں ہاؤسنگ مارکیٹ میں اضافہ کی رفتار سست رہی۔اسی اثناء میں تنخواہیں صرف 29 فیصد اضافہ سے 21.330 پونڈز ہوئی ہیں ۔ اس صورتحال نے مکان کی خریداری بہت زیادہ ناقابل برداشت بنا دی ہے۔

نائیجیریا میں سیلاب

نائیجیریا میں جاری بارشوں اور سیلاب کے باعث 65 افراد ہلاک جبکہ 1 لاکھ 25 ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔

حج سکینڈل کیس

حج سکینڈل کیس میں گرفتار سابق وزیر برائے مذہبی امور حامد سعید کاظمی کو ضمانت منظور ہونے کے بعد جیل سے رہا کر دیا گیا۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔اگست	
طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

درخواست دعا

محترمہ فریحہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منظور احمد صاحب لندن یوکے تحریر کرتی ہیں۔

میری دادی محترمہ اصغری خانم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی مرحوم گوجرانوالہ شدید بیمار ہیں اور جسم کے نیچے کا حصہ بالکل سن ہو گیا ہے۔ بیڈ سے حرکت کرنا بھی مشکل ہے۔آپ مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی جو 28 مئی 2010ء کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو گئے تھے کی والدہ محترمہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی
مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

لیڈی مووی میکرز
سپاٹ لائیٹ سٹوڈیو
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
TAHIR طاہر
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762,0301-7970654

FR-10